



## سوال

(269) قبائلی عادت ہے کہ عورتیں مردوں کو بوسہ دیتی ہیں۔۔۔۔۔

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت ریاض شہر میں رہ رہا ہوں اور اس شہر میں میرے بہت ہی قریبی عزیز بھی ہیں مثلاً میری خالہ زاد بہنیں، میرے چچوں کی بیویاں اور میرے چچوں کی بیٹیاں وغیرہ، میں جب ان کی ملاقات کے لئے جانا ہوں تو انہیں سلام کہتا اور بوسے دیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ ننگے منہ بیٹھ جاتی ہیں، مجھے اس سے بہت انقباض محسوس ہوتا ہے جب کہ اکثر جنوبی علاقوں میں میل ملاقات کا یہی طریقہ ہے تو اس صورت حال میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ رہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ عادت بہت بری، منکر اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہے آپ کے لئے عورتوں کو بوسہ دینا اور ان سے مصافحہ کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ آپ کے چچوں کی بیویاں اور بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں اور اس طرح کی دیگر عورتیں آپ کی محارم نہیں ہیں لہذا ان پر واجب ہے کہ وہ آپ سے پردہ کریں اور آپ کے سامنے اپنی زینت کا اظہار نہ کریں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَدْنَائِ لَتُؤْمِنُنَّ مَتَاعًا فَانْتَأُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب ۵۳/۳۳)

”اور جب بیخبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان (دونوں) کے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔“

علماء کے صحیح قول کے مطابق اس آیت کریمہ کا حکم عام ہے جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہما کے لئے بھی ہے اور دیگر سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور جو شخص یہ کہے کہ اس آیت کا حکم صرف ازواج مطہرات کے لئے ہے تو اس کا قول باطل اور بے دلیل ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ نور میں تمام عورتوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

وَالَّذِينَ يَدِينُونَ رَبِّهِمْ إِلَّا بُعْثُوا لَأُولَئِكَ آيَاتٌ أَوْ آيَاتٌ لَبُوعْلَمَتِنَ (النور ۲۴/۳۱)

”اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں یا اپنے باپ یا اپنے خسر کے سامنے۔“

تو اس آیت میں جن لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، آپ ان میں سے نہیں ہیں بلکہ آپ اپنے بچا اور خالہ کی بیٹیوں اور اپنے چچوں کی بیویوں کے لئے اجنبی ہیں یعنی اجنبی اس معنی میں کہ آپ ان کے لئے محرم نہیں ہیں لہذا واجب ہے کہ آپ ان عورتوں کو بھی یہ مسئلہ بتادیں جو ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے اور انہیں بھی یہ فتویٰ پڑھ کر سنا دیں تاکہ آئندہ وہ آپ کو معذور سمجھیں اور انہیں بھی شریعت کے حکم کا علم ہو جائے۔ مذکورہ آیات کے پیش نظر آئندہ، آپ کو ملاقات کے وقت صرف سلام و کلام پر اکتفا کرنا چاہئے۔



نبی ﷺ سے جب ایک خاتون نے مصافحہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔" اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کبھی بھی کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا، آپ عورتوں سے بیعت زبانی لیا کرتے تھے۔ "اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قصہ اکف کے ضمن میں مذکور ہے کہ "میں نے جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا، انہوں نے پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے مجھے دیکھا تھا۔" اس سے معلوم ہوا کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد عورتیں اپنے چہروں کو چھپا کر رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمائے اور انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے۔ واللہ ولی التوفیق۔

## مقالات و فتاویٰ ابن باز

صفحہ 366

محدث فتویٰ